101172 - کیا داود علیہ السلام بانسری استعمال کرتے تھے ؟

سوال

میں گانے کا حکم پوچھنا چاہتا ہوں، میں تو یہ کہتا ہوں کہ چڑیا کے چہچانے کی آواز میں موسیقی ہے، اور آبشار سے گرنے والے پانی کی آواز میں بھی موسیقی ہے، اور بارش اور تیز ہوا کی آواز میں بھی موسیقی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم موسیقی نہ سنیں، اور پھر اللہ کے نبی داود علیہ السلام گانے بجانے کے آلات کے ساتھ استغفار کرتے تھے، میں شہوت انگیز اور گندی قسم کی کلام پر مشتمل گانوں کی بات نہیں کرتا، بلکہ میں تو اس موسیقی کے متعلق بات کر رہا ہوں جو پرسکون ہے، اور عام قسم کی کلام ہو، آپ سے گزارش ہے کہ پوری وضاحت کے ساتھ جواب دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

موسیقی سننے کی حرمت اور اس کے دلائل سوال نمبر (5000) کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں، اور اسی طرح چڑیا کے چہچانے، یا پانی کے بہنے کی آواز پر موسیقی کو قیاس کرنے کا باطل ہونا سوال نمبر (96219) کے جواب میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور یہ کہنا کہ: داود علیہ السلام گانے بجانے کے آلات کے ساتھ استغفار کیا کرتے تھے، اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ملتی، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

" تجھے آل داود کی سر میں سے سریلی آواز دی گئی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5048) صحیح مسلم حدیث نمبر (793).

اس سے مراد تو بہتر اور اچھی آواز ہے، تو اس کی اچھی آواز بانسری کی آواز سے مشابہ ہوئی.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی مسلم کی شرح میں کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وسلم کا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمانا:

" تجھے آل داود کی سریلی آواز سے آواز دی گئی ہے "

علماء رحمہم اللہ کہتے ہیں:

یہاں مزمار سے مراد سریلی اور اچھی آواز ہے، اور زمر اصل میں سر لگانے اور گانے کو کہتے ہیں، اور آل داود سے مراد داود علیہ السلام خود ہیں، بعض اوقات آل فلان کا اطلاق خود اس کے اپنے نفس پر ہوتا ہے، داود علیہ السلام کو اللہ تعالی نے بہت ہی اچھی آواد دے رکھی تھی " انتہی.

اور عراقی کا کہنا ہے:

یہاں مزمار سے مراد اچھی آواز ہے، اور اس کا اصل وہ آلہ ہے جس سے سر لگا کر گایا جاتا ہے، ان کی اچھی اور بہتر اور میٹھی آواز کو مزمار کی آواز سے تشبیہ دی ہے... قرآت میں ان سے بہتر کوئی بھی اچھی آواز میں نہیں پڑھ سکتا تھا " انتہی.

دیکھیں: طرح التثریب (3 / 105).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں:

" مزمار سے مراد حسن صوت یعنی اچھی آواز ہے، اور اصل میں یہ آلہ ہوتا ہے، اچھی آواز میں مشابہت کی بنا پر اس پر اس نام کا اطلاق ہوا ہے " انتہی.

اور یہ بالکل ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے قول کی طرح ہی ہے کہ انہوں نے بھی جب مزمار شیطان کا لفظ بولا تھا، جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث میں آیا ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحی کے روز ان کے والد ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ ان کے پاس آئے تو اس وقت ان کے پاس دو انصاری بچیاں بعاث کی لڑائی کے متعلق کہے گئے اشعار گا رہی تھیں، تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: مزمار شیطان یہ الفاظ انہوں نے دو بار کہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے:

ابو بکر انہیں کچھ نہ کہو، یقینا ہر قوم کی کوئی عید ہے، اور یہ دن ہمارے لیے عید کا روز ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3931) صحیح مسلم حدیث نمبر (892).

حالانکہ ان دونوں بچیوں کے پاس کوئی بانسری یا گانے بجانے والا آلہ نہ تھا، لیکن اس کے باوجود ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس گانے کو مزمار الشیطان کا نام دیا، اور قبیح ہونے میں اسے مزمار الشیطان سے تشبیہ دی.

والله اعلم .